خطبہ جمعہ

اس بے مثل خداوند کا شکر ہے جس نے دنیا کو چاند اور سورج سے آراستہ کیا۔

رسول اللہ اُس کے نور کا پرتو ہیں اور ہماری تمام بھلائیاں انہیں کے ساتھ وابستہ ہیں۔

(آیت قرآنی، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعودؑ کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت النور کے مختلف پہلوؤں کا بیان)

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۹؍اگست ۲۰۰۲ء بمطابق ۹؍ظہور ۱۳۸۱ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِرَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتَابُ وَجِآیْءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَآءِ وَقُضِىَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ.﴾ (سورة الزمر:۷۰)

اور زمین اپنے ربّ کے نور سے چمک اٹھے گی اور اعمال نامہ (سامنے) رکھ دیا جائے گا اور سب نبیوں اور گواہی دینے والوں کو لایا جائے گا اور ان کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور وہ ظلم نہیں کئے جائیں گے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ رات کو جب تہجد پڑھتے تو یہ دعا کرتے: اے ہمارے اللہ تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں۔ آسمانوں اور زمین کو تُو ہی قائم رکھنے والا ہے، تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں۔ تُو ہی زمین اور آسمانوں اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا ربّ ہے۔ تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں۔ تُو آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے، سب کا نُور ہے۔ تُو حق ہے۔ تیرا قول حق ہے، تیرا وعدہ حق ہے، تیری ملاقات حق ہے، جنت حق ہے، جہنم حق ہے اور قیامت حق ہے۔ اے میرے اللہ! مَیں تیری ہی فرمانبرداری اختیار کرتا ہوں اور تجھ پر ہی ایمان لایا ہوں اور تجھ پر ہی توکل کرتا ہوں اور اپنے تمام جھگڑے تیرے ہی حضور پیش کرتا ہوں۔ اور تجھ سے ہی فیصلہ طلب کرتا ہوں۔ میری اگلی اور پچھلی، ظاہری اور پوشیدہ تمام خطائیں معاف فرما اور وہ خطائیں جنہیں تُو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ (بخاری، کتاب التوحید)

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَیں خدا کا بندہ اس وقت سے خاتم النبیین ہوں جبکہ آدمؑ ابھی مٹی کی حالت میں تھے۔ مَیں تمہیں اس کی ابتداء بتاتا ہوں اور وہ ہے میرے باپ ابراہیمؑ کی دعا، اور عیسیٰ کی میرے بارے میں بشارت، اور میری والدہ کی خواب جو انہوں نے دیکھی۔ نبیوں کی مائیں اسی طرح خوابیں دیکھا کرتی ہیں۔

عبدالأعلى بن هلال السَلَمِی نے بھی عرباض بن ساریہ سے یہی روایت کی ہے جس میں اتنا اضافہ کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی والدہ محترمہ نے جب آپؐ کو جنم دیا تو انہوں نے ایک نُور دیکھا جس سے شام کے محلّات روشن ہو گئے۔

(مسند احمدبن حنبل۔ مسندالشامیین)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"دنیا کا حقیقی نُور وہی تھا جس نے دنیا کو تاریکی میں پاکر فی الواقع وہ روشنی عطا کی کہ اندھیری رات کو دن بنادیا۔ اُس کے پہلے دنیا کیا تھی اور پھر اس کے آنے کے بعد کیا ہوئی؟ یہ ایک ایسا سوال نہیں ہے جس کے جواب میں کچھ دقّت ہو۔ اگر ہم بے ایمانی کی راہ اختیار نہ کریں تو ہمارا کانشنس ضرور اس بات کے منوانے کے لئے ہمارا دامن پکڑے گا کہ اُس جناب عالی سے پہلے خدا کی عظمت کو ہر ایک ملک کے لوگ بھول گئے تھے۔ اور اس سچے معبود کی عظمت اور تاروں اور پتھروں اور ستاروں اور درختوں اور حیوانوں اور فانی انسانوں کو دی گئی تھی اور ذلیل مخلوق کو اُس ذوالجلال و قدوس کی جگہ پر بٹھایا تھا۔ اور یہ ایک سچا فیصلہ ہے کہ اگر یہ انسان اور حیوان اور درخت اور ستارے درحقیقت خدا ہی تھے جن میں سے ایک یسوع بھی تھا تو پھر اس رسول کی کچھ ضرورت نہ تھی لیکن اگر یہ چیزیں خدا نہیں تھیں تو وہ دعویٰ ایک عظیم الشان روشنی اپنے ساتھ رکھتا ہے جو حضرت سیدنا محمد ﷺ نے مکہ کے پہاڑ پر کیا تھا۔ وہ کیا دعویٰ تھا؟ وہ یہی تھا کہ آپؐ نے فرمایا کہ خدا نے دنیا کو شرک کی سخت تاریکی میں پاکر اس تاریکی کو مٹانے کے لئے مجھے بھیج دیا۔ یہ صرف دعویٰ نہ تھا بلکہ اُس رسول مقبولؐ نے اس دعویٰ کو پورا کر کے دکھلا دیا۔ اگر کسی نبی کی فضیلت اُس کے ان کاموں سے ثابت ہو سکتی ہے جن سے بنی نوع کی سچی ہمدردی سب نبیوں سے بڑھ کر ظاہر ہو تو اے سب لوگو! اٹھو اور گواہی دو کہ اِس صفت میں محمد ﷺ کی دنیا میں کوئی نظیر نہیں۔...... اے سننے والو! سنو! اور اے سوچنے والو! سوچو اور یاد رکھو کہ حق ظاہر ہو گا اور وہ جو سچا نُور ہے چمکے گا۔" (تبلیغ رسالت۔ جلد ششم۔ صفحہ ۹)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:-

"جب ایک انسان سچے دل سے ہمارے نبی ﷺ پر ایمان لاتا ہے اور آپؐ کی تمام عظمت اور بزرگی کو مان کر پورے صدق و صفا اور محبت اور اطاعت سے آپؐ کی پیروی کرتا ہے یہاں تک کہ کامل اطاعت کی وجہ سے فنا کے مقام تک پہنچ جاتا ہے تب اس تعلق شدید کی وجہ سے جو آپؐ کے ساتھ ہو جاتا ہے وہ الٰہی نُور جو آنحضرت ﷺ پر اُترتا ہے، اُس سے یہ شخص بھی حصہ لیتا ہے۔ تب چونکہ ظلمت اور نُور کی باہم منافات ہے، وہ ظلمت جو اُس کے اندر ہے، دُور ہونی شروع ہو جاتی ہے یہاں تک کہ کوئی حصہ ظلمت کا اس کے اندر باقی نہیں رہتا۔ اور پھر اس نُور سے قوت پاکر اعلیٰ درجے کی نیکیاں اُس سے ظاہر ہوتی ہیں۔ اور اس کے ہر عضو میں سے محبت الٰہی کا نُور چمک اٹھتا ہے۔ تب اندرونی ظلمت بکلّی دُور ہو جاتی ہے اور علمی رنگ سے بھی اس میں نُور پیدا ہو جاتا ہے اور عملی رنگ سے بھی نُور پیدا ہو جاتا ہے۔ آخر ان نوروں کے اجتماع سے گناہ کی تاریکی بھی اس کے دل سے کوچ کرتی ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ نُور اور تاریکی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے لہٰذا ایمانی نُور اور گناہ کی تاریکی بھی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتی۔"

(ریویو آف ریلیجنز۔ جلد اوّل۔ نمبر ۵۔ صفحہ ۲۰۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"ہم کس زبان سے خدا کا شکر کریں جس نے ایسے نبی کی پیروی ہمیں نصیب کی جو

سعیدوں کی ارواح کے لئے آفتاب ہے جیسے اجسام کے لئے سورج۔ وہ اندھیرے کے وقت میں ظاہر ہوا اور دنیا کو اپنی روشنی سے روشن کر دیا۔ وہ نہ تھکا نہ ماندہ ہوا جب تک کہ عرب کے تمام حصہ کو شرک سے پاک نہ کر دیا۔ وہ اپنی سچائی کی آپ دلیل ہے کیونکہ اس کا نور ہر ایک زمانہ میں موجود ہے اور اس کی سچی پیروی انسان کو یوں پاک کرتی ہے کہ جیسا ایک صاف اور شفّاف دریا کا پانی میلے کپڑے کو۔ کون صدق دل سے ہمارے پاس آیا جس نے اس نور کا مشاہدہ نہ کیا اور کس نے صحت نیت سے اس دروازہ کو کھٹکھٹایا جو اس کے لئے کھولا نہ گیا۔ لیکن افسوس! کہ اکثر انسانوں کی یہی عادت ہے کہ وہ سفلی زندگی کو پسند کر لیتے ہیں اور نہیں چاہتے کہ نور اُن کے اندر داخل ہو۔" (چشمۂ معرفت۔ صفحہ ۲۸۸)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے (فارسی منظوم کلام میں سے) چند اشعار کا ترجمہ:

"اس بے مثل خداوند کا شکر ہے جس نے دنیا کو چاند اور سورج سے آراستہ کیا۔ رسول اللہ اُس کے نور کا پَرتو ہیں اور ہماری ساتھ بھلائیاں انہیں کے ساتھ وابستہ ہیں۔ وہی سردار، سید اور جان کا نور محمد ہے جس کی وجہ سے جہان کی تخلیق ہوئی۔ اس کا دل نورانی اور ازلی ہے اور اس میں خدا کی عظمت اور شان چمکتی ہے۔ وہ شخص جس کا راہنما مصطفیٰ ہو، اُس کا نصیبہ بلندی میں آسمان تک پہنچتا ہے۔ وہ رسول معظم ہے جسے خدا نے صاف طور پر جہان کا چراغ فرمایا ہے۔ تو پھر کونسی چیز ہے جو تیری راہ میں بطور حجاب حائل ہے اور وہ کونسی اونچی دیوار ہے جو تیرے سامنے کھنچی ہوئی ہے۔ خدا کے نیک بندے ایسے بھی ہیں جن کے لئے خدا صبح و شام کو پیدا کرتا ہے۔ ان کے کلام میں اثر ہوتا ہے اور اُن کے چہروں سے توحید کا نُور ٹپکتا ہے۔ اگرچہ کہنے کو وہ خدا نہیں ہیں لیکن خدا سے جدا بھی نہیں ہیں"۔

(اخبار بدر جلد ۸۔ نمبر ۲۷۔ بتاریخ ۲۹/اپریل ۱۹۰۹ء)

پھر فرماتے ہیں:

"بے شک خدائے نگہبان نے اپنی بخشش کو کمال تک پہنچا دیا ہے مجھ پر فضل کرتے ہوئے پس مَیں بخشش کرنے والوں میں سے ہو گیا۔ مَیں بے ضرورت اور بے مقصد نہیں آیا بلکہ مَیں تپتی ہوئی زمین پر بارش برسانے والے بادل کی طرح آیا ہوں۔ مَیں نبی ﷺ کے دودھ اور آپؐ کے چشمے سے پلا ہوں اور غارِ حرا کے آفتاب سے مجھے نُور عطا کیا گیا ہے"۔ (انجام آتھم)

❀❀❀............❀❀❀